© rasailojaraid.com

گوبر وغیرہ کرتے ہیں۔ ان اُمور کا شرعی حکم معلوم کرنا مقصود ہے: ● مخصوص قبروں کی حفاظتی دیوار تعمیر کرنا ● ٹوٹ پھوٹ کی شکار حفاظتی دیوار کی ازسرِنو تعمیر کرنا ● قبرستان کی حفاظتی دیوار تعمیر کرنا ● قبرستان میں مویشیوں کو لانا اور چرانا وغیرہ۔

جواب: قبرستان کی حفاظت کے لیے چار دیواری تعمیر کی جاسکتی ہے۔ فیصل آباد میں حکیم عبدالمجید نابینا جو بہت بڑے عالم تھے۔ ان کے ایک بھائی فوت ہوگئے تو انھیں اُس قبرستان میں دفن کیا جانا تھا جس کی چار دیواری نہ تھی۔ حکیم صاحب نے کہا کہ اس کی چار دیواری کی جائے۔ اگلے دن وہ خود بھی فوت ہوگئے تو ان کو بھی اسی قبرستان میں دفن کیا گیا، جس کی چار دیواری ان کی زندگی میں کھڑی کر دی گئی تھی۔ مفتی سیّد سیاح الدین کاکا خیل رحمۃ اللہ علیہ بھی اس موقعے پر موجود تھے۔ انھوں نے بھی اس کام کی تائید فرمائی۔ لہٰذا، جو چار دیواری شکستہ ہوگئی ہے، اسے دوبارہ تعمیر کیا جاسکتا ہے اور قبر کی لپائی بھی کی جاسکتی ہے۔ جانوروں سے بچانے کے لیے لوگوں کو ہدایت کی جائے کہ قبر پر نہ بیٹھیں؟

احادیث میں قبروں پر بیٹھنے سے بھی منع کیا گیا ہے: عَنْ جَابِرٍؓ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللہِ اَنْ یُجَصَّصَ الْقَبْرُ، وَاَنْ یُصَلّٰی عَلَیْہِ وَاَنْ یُقْعَدَ عَلَیْہِ (مسلم)، حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کو پختہ کرنے سے روکا ہے۔ ان پر نماز پڑھنے اور ان پر بیٹھنے سے بھی منع کیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ قبر پر بیٹھنے سے قبر خراب ہوتی ہے، اس کی بے ادبی ہوتی ہے۔ ایسی صورت میں قبروں کی حفاظت ضروری ہے۔ واللہ اعلم! (مولانا عبدالمالک)

وراثت کا مسئلہ

سوال: ہمارے ایک عزیز کا ابھی انتقال ہوا ہے۔ ان کی کوئی اولاد نہیں ہے، صرف بیوہ ہے۔ اس کے علاوہ حقیقی بھائیوں کی اولاد میں سے دو بھتیجے اور نو بھتیجیاں ہیں، اور باپ شریک سوتیلے بھائیوں کی اولاد میں سے آٹھ بھتیجے اور چار بھتیجیاں ہیں۔ ان کے درمیان میراث کس طرح تقسیم ہوگی؟

جواب: اولاد نہ ہونے کی صورت میں بیوی [بیوہ] کا حصّہ چوتھائی (النساء ۴:۱۲)،

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جب کہ بقیہ حقیقی بھتیجوں کے درمیان تقسیم ہوگا مگر بھتیجیوں کو نہ ملے گا۔ اسی طرح حقیقی بھتیجوں کی موجودگی میں سوتیلے بھتیجوں کو بھی کچھ نہ ملے گا۔(مولانا ڈاکٹر رضی الاسلام ندوی)

خطبۂ جمعہ کے دوران سنت نماز پڑھنا؟

سوال: اگر کوئی شخص سنت جمعہ پڑھ رہا ہو کہ جمعہ کا خطبہ شروع ہوجائے، کیا خطبہ سننے کے لیے سنت کو چھوڑ دینا چاہیے؟ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ چوں خطبہ سننا واجب ہے، لہٰذا اس واجب پر عمل کرنے کے لیے سنت چھوڑنا ضروری ہے۔ صحیح کیا ہے؟

جواب: سنت شروع کرنے کے بعد خطبہ شروع ہو تو صحیح یہی ہے کہ سنت کو پوری کرے، توڑے نہیں۔ مشہور فقیہ علّامہ ابن نجیم مصریؒ نے یہی لکھا ہے کہ سنّت مکمل کرلے: اِذَا شَرَعَ فِی الْاَرْبَعَۃِ قَبْلَ الْجُمُعَۃِ ثُمَّ افْتَتَحَ الْخُطْبَۃَ... تَکَلَّمُوْا فِیْہِ وَالصَّحِیْحُ اَنَّہٗ یَتِمُّ وَلَا یَقْطَعُ (البحر الرائق، ج ۲،ص ۱۷۲)۔(مفتی محمد ظفر عالم ندوی)

کیا خطبۂ جمعہ اور نماز ایک ہی فرد پڑھائے؟

سوال: اگر خطبہ ایک شخص دے اور نماز دوسرا شخص پڑھائے، تو کیا شرع میں اس کی اجازت ہے، اور کیا امام ہی کے لیے خطبہ دینا ضروری ہے؟

جواب: بہتر طریقہ یہی ہے کہ ایک ہی شخص خطبہ بھی دے اور نماز بھی پڑھائے، لیکن اگر دو الگ الگ افراد نے الگ الگ ذمہ داری انجام دی، ایک نے خطبہ دیا اور دوسرے نے نماز پڑھائی تو یہ بھی درست ہے۔ اس سے نہ خطبہ پر کوئی اثر پڑے گا اور نہ نماز پر۔ علامہ شامی نے اس کی صراحت کی ہے: فَلَا یَنْبَغِیْ اَنْ یُقِیْمَھَا اِثْنَانِ وَ اِنْ فَعَلَ جَازَ (رد المختار، ج ۳، ص ۱۱)۔(مفتی محمد ظفر عالم ندوی)

© rasailojaraid.com